السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید سے بوجہ مرض پندرہ روزے چھوٹ گئےتھے۔ بربنائے لاعلمی بیوی زید مذکور نے کل بقیہ روزے خودرکھ لئے اب زید سوال کرتا ہے کہ آیا مجھے کیا حکم ہے؟ کیا روزے رکھنے ہی پڑیں گے یا معاف ہیں۔ یا مسکینوں کو طعام دینے سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔ (خریدار)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ میں زید کیطرف سے روزے کوئی دوسرا نہیں رکھ سکتا۔ تندرست ہے تو ہر حالت میں اسے رکھنے پڑیں گے۔ اوراگر مسکین ہے تو پندرہ روزوں کے بدلے پندرہ مسکینوں کو کھانا کھلادے۔ بحکم قرآن مجید: فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ١٨٤ سورة البقرة

شرفیہ

یہ حکم پیر فرتوت یعنی بوڑھے پھونس کے لئے ہے۔ مرد ہو یا عورت

(کذاقالہ عبداللہ ابن عباس کمافی " (صحیح بخاري"

(یہ اس کے لئے ہے جس کے روزے پر قوی ہونے کی قطعاً امید نہیں اور کے لئے نہیں ہے۔ بحکم فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۔ بعد صحت وقوت قضا کرنا لازم ہے۔ (ابو سعید شرف الدین

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص647

محدث فتویٰ